

دین سے متعلقہ اوزان کو دورِ حاضر کے مطابق سمجھنے کے لیے مطالعہ کیجیے

# تَنْشِيطُ الْأُذْهَانِ

فِي

# تَوْضِيحِ الْأَوْزَانِ

شرعی اوزان عصر حاضر کی روشنی میں

مبین الرحمن

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی  
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

## تنشيط الأذهان في توضيح الأوزان

شرعی اوزان عصر حاضر کی روشنی میں

احادیث اور فقہ کی کتب میں متعدد ایسے اوزان کا ذکر آتا ہے جن کو اگر دورِ حاضر کے اعتبار سے نہ سمجھا جائے تو ان احادیث مبارکہ اور مسائل کو اچھی طرح سمجھنا بھی مشکل ہو جاتا ہے اور ان کی عصری تطبیق بھی متاثر ہو کر رہ جاتی ہے۔ ذیل میں ان شرعی اوزان کے موجودہ اوزان درج کیے گئے ہیں تاکہ طلبہ کرام اور اہل علم درس اور تحقیق کے دوران اس سے استفادہ کر کے متعلقہ احادیث اور مسائل بخوبی سمجھ سکیں۔ چونکہ اہل علم بخوبی واقف ہیں کہ یہ کام باریک بینی کا تقاضا کرتا ہے جس میں غلطی کا امکان قوی ہوا کرتا ہے اس لیے اہل علم سے گزارش ہے کہ اس تحقیق میں جہاں بھی کوئی غلطی نظر آئے تو بندہ کو ضرور مطلع فرمائیں، جزاکم اللہ خیراً۔

یہ تحقیق بنیادی طور پر حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی شفیع صاحب رحمہ اللہ کی شہرہ آفاق کتاب ”اوزان شرعیہ“ پر مبنی ہے البتہ اس کے علاوہ دیگر ماخذ کے حوالہ جات بھی دیے گئے ہیں۔

چاول: 2 دانہ رائی (خردل)۔

جَو: 3 چاول۔

قیراط: 5 جَو (ردالمحتار) = 218.7 ملی گرام۔

دانق/دانگ: 4 قیراط = 8.748 ملی گرام۔

گرام: 1000 ملی گرام۔

کلو گرام: 1000 گرام۔

سیر انگریزی: 80 تولہ = 933.12 گرام۔

ماشہ: 0.972 گرام۔

گرام: 1.0288065843621 ماشہ۔

نوٹ: گرام ماشہ سے 28 ملی گرام بڑا ہوتا ہے۔

درہم: 14 قیراط (البحر الرائق) = 3.0618 گرام چاندی۔

دینار/مشتال: 20 قیراط (البحر الرائق) = 4.5 ماشہ سونا = 4.374 گرام سونا۔

تنشيط الأذهان في توضيح الأوزان شرعي اوزان عصر حاضر کی روشنی میں

رطل بغدادی / عراقی: 34.125 تولہ = 398.034 گرام = 130 درہم = 409.5 ماشہ۔  
مُد / من (شرعی): 2 رطل (ردالمحتار) = 796.068 گرام = 819 ماشہ = 260 درہم = 68.25 تولہ۔

مَكُّوك: 1.5 صاع (ردالمحتار، البحر) = 4.776409 کلو گرام = 12 رطل = 1560 درہم۔  
قفیز: 8 مکوک (ردالمحتار) = 38.211272 کلو گرام = 96 رطل = 12480 درہم۔  
کُرّ: 60 قفیز (ردالمحتار) = 720 صاع = 2292.67632 کلو گرام = 5760 رطل۔  
أوقیہ: 40 درہم (جامع الترمذی باب ما جاء فی مہور النساء) = 10.5 تولہ = 126 ماشہ = 122.472 گرام۔

لش: 20 درہم (صحیح مسلم حدیث: 3487، سنن ابی داؤد حدیث: 2107) = 61.236 گرام  
چاندی = 63 ماشہ = 5.25 تولہ چاندی۔  
صاع عراقی: 8 رطل (ردالمحتار) = 3.184272 کلو گرام = 273 تولہ بحساب درہم = 1040 درہم = 4 مُد (ردالمحتار) = 3276 ماشہ۔  
وَسَق: 60 صاع (ردالمحتار) = 191.05632 کلو گرام = 16380 = 480 رطل = 62400 درہم = 240 من۔

فرق: اس سے متعلق متعدد اقوال سامنے آئے ہیں:

1. إناء يأخذ ستة عشر رطلا (الجوهرة، الفقه الاسلامی وادلتہ، فتح القدر) = 16 رطل = 6.368544 کلو گرام

2. 36 رطل (مختصر القدوری، الہدایہ، البحر، الاختیار) = 14.329224 کلو گرام۔

3. 60 رطل عراقی (المحیط البرہانی) = 23.76204۔

زِق (جمع: أزقاق): 50 من (الجوهرة، اللباب) = 100 رطل = 39.80309 کلو گرام۔

حَمَل (جمع: أحمال): 300 منّ (البحر، الجوهرة، مجمع الانهر) = 600 رطل = 230.7204  
 کلو گرام۔

چاندی کا نصاب: 200 درہم = 612.36 گرام چاندی = 52.5 تولہ چاندی۔

سونے کا نصاب: 20 مثقال/دینار = 87.48 گرام سونا = 7.5 تولہ سونا۔

مہر کی کم از کم مقدار: 10 درہم = 30.618 گرام چاندی = 2.625 تولہ چاندی۔

مہر فاطمی: مہر فاطمی کی مقدار سے متعلق احادیث و آثار سے متعدد اقوال ثابت ہیں، مفتی اعظم پاکستان مفتی شفیع صاحب رحمہ اللہ نے ”اوزان شرعیہ“ میں 500 درہم کا قول اختیار فرمایا ہے، جس کی تائید متعدد دلائل سے ہوتی ہے، جس کے لیے ملاحظہ فرمائیں:

(مصنف ابن ابی شیبہ حدیث: 16630 تا 16635، صحیح مسلم حدیث: 3489، جامع الترمذی أبواب النکاح،

مصنف عبدالرزاق حدیث: 10404، 10406، مرقاة المفاتیح)

مہر فاطمی: 500 درہم = 131.25 تولہ چاندی = 1.5309 کلو گرام چاندی۔

دیت کی مقدار:

- بحساب درہم: 10000 درہم = 30.618 کلو گرام چاندی = 2625 تولہ چاندی۔
- بحساب دینار: 1000 دینار = 4.374 کلو گرام سونا = 375 تولہ سونا۔

## سونے اور چاندی کے نصابِ زکوٰۃ کی جدید مقدار کی وضاحت:

کتبِ فقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ چاندی کا نصابِ زکوٰۃ 200 درہم ہے، اس سے 52.5 تولہ چاندی یوں بنتا ہے کہ ایک درہم 3.0618 گرام کا ہوتا ہے، 200 درہم کو جب 3.0618 سے ضرب دیں گے تو 612.36 گرام بنتے ہیں، پھر اس کو تولہ میں لانے کے لیے 11.664 میں تقسیم کریں گے کیوں کہ ایک تولہ 11.664 گرام ہی کا ہوتا ہے، تو تقسیم کے بعد جواب 52.5 تولہ ہی آئے گا۔

اسی طرح سونے کا نصاب 20 دینار ہے، اس سے 7.5 تولہ یوں بنتا ہے کہ ایک دینار 4.374 گرام کا ہوتا ہے، 20 دینار کو جب 4.374 میں ضرب دیں گے تو 87.48 گرام بنتے ہیں، پھر اس کو تولہ میں لانے کے لیے 11.664 میں تقسیم کریں گے کیوں کہ تولہ 11.664 گرام کا ہوتا ہے۔ تو تقسیم کے بعد 7.5 تولہ ہی جواب آئے گا۔

## شرعی اوزان کی موجودہ قیمتیں کیسے معلوم کی جائیں؟

مذکورہ بالا شرعی اوزان میں سے کسی کی موجودہ قیمت معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جن اوزان کا تعلق سونے کے ساتھ ہے تو ان کی موجودہ قیمت معلوم کرتے وقت سونے کی موجودہ قیمت معلوم کر لی جائے، چاہے گرام کی صورت میں ہو یا تولہ کی صورت میں، پھر ریاضی کے اصول کے مطابق ضرب یا تقسیم سے کام لیا جائے، یہی معاملہ چاندی سے متعلقہ اوزان کا بھی ہے۔

ذیل میں چند اوزان کی موجودہ قیمت معلوم کرنے کا طریقہ درج کرتے ہیں، باقی کو انھی پر قیاس کرتے ہوئے سمجھ لیا جائے:

## مہر کی کم از کم مقدار کی موجودہ قیمت معلوم کرنے کا طریقہ:

مہر کی کم از کم مقدار دس درہم ہے، اس کی موجودہ قیمت معلوم کرنے کے لیے چاندی کی قیمت معلوم کر لی جائے، اگر چاندی کے ایک تولہ کی قیمت معلوم ہے تو اس کو 2.625 سے ضرب دیا جائے جو کہ تولہ کے حساب سے دس درہم کا وزن ہے، جو جواب آئے تو وہی مہر کی کم از کم مقدار کی قیمت ہے، جیسے

تنشيط الأذهان فستوضيحا لأوزان شرعی اوزان عصر حاضر کی روشنی میں

اگر ایک تولہ چاندی کی قیمت 740 روپے ہے تو اس کو 2.625 سے ضرب دینے سے 1943 روپے حاصل ہوں گے، یہی دس درہم کی قیمت ہے۔

اور اگر دس گرام چاندی کی قیمت معلوم ہے تو ایسی صورت میں پہلے اس کو دس سے تقسیم کریں تو ایک گرام کی قیمت معلوم ہو جائے گی، پھر اس کو 30.618 سے ضرب دے دیں کیوں کہ یہی دس درہم کا وزن ہے گرام کے حساب سے، تو دس درہم کی قیمت سامنے آجائے گی، جیسے اگر دس گرام چاندی کی قیمت 634 روپے ہے تو اس کو دس سے تقسیم کریں گے تو 63.4 روپے ایک گرام کی قیمت حاصل ہوگی، اب اس کو 30.618 سے ضرب دیں تو یہ 1942 روپے آئیں گے جو کہ دس درہم اقل مہر کی قیمت ہے۔

**درہم کی قیمت معلوم کرنے کا طریقہ:**

اگر آپ کو ایک تولہ چاندی کی قیمت معلوم ہے تو اس سے ایک درہم کی قیمت معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کو 11.664 سے تقسیم کر کے ایک گرام کی قیمت حاصل کر لی جائے کیوں کہ ایک تولہ 11.664 گرام ہی کا ہوتا ہے، ایک گرام کی قیمت حاصل ہو جانے کے بعد اسے 3.0618 گرام میں ضرب دیا جائے کیوں کہ ایک درہم اتنے ہی گرام کا ہوتا ہے، تو جو جواب آئے وہی ایک درہم کی قیمت ہے۔

**دینار کی قیمت معلوم کرنے کا طریقہ:**

اگر آپ کو ایک تولہ سونے کی قیمت معلوم ہے تو اس سے ایک دینار کی قیمت معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کو 11.664 سے تقسیم کر کے ایک گرام کی قیمت حاصل کر لی جائے کیوں کہ ایک تولہ 11.664 گرام ہی کا ہوتا ہے، ایک گرام کی قیمت حاصل ہو جانے کے بعد اسے 4.374 گرام میں ضرب دیا جائے کیوں کہ ایک درہم اتنے ہی گرام کا ہوتا ہے، تو جو جواب آئے وہی ایک دینار کی قیمت ہے۔ یہ بطور نمونہ چند مثالیں درج کر دی گئی ہیں تاکہ طلبہ کے لیے سہولت رہے، ورنہ تو ریاضی سے واقف حضرات کے لیے ان مثالوں کی بھی ضرورت نہیں۔

## وضو اور غسل میں کس قدر پانی کا استعمال سنت سے ثابت ہے؟

شریعت نے وضو اور غسل کے لیے پانی کی کوئی خاص مقدار مقرر نہیں فرمائی، بلکہ شرعی حدود میں رہتے ہوئے اور اسراف سے بچتے ہوئے وضو اور غسل کے لیے جس قدر بھی پانی کافی ہو جائے اس کا استعمال درست ہے۔ البتہ یہ یاد رہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کے لیے عموماً ایک مَد (یعنی 796.067 گرام)، اور غسل کے لیے ایک صاع (یعنی 3.184272 کلو گرام) پانی استعمال فرماتے تھے، البتہ بعض روایات میں اس کے علاوہ دیگر مقدار بھی ثابت ہیں۔ احادیث سے ثابت شدہ اس مقدار سے متعلق فقہائے امت فرماتے ہیں کہ یہ کوئی ایسی مقدار نہیں کہ صرف اسی پر عمل کرنا لازم ہو، بلکہ یہ وہ ادنیٰ مقدار ہے جو مسنون وضو اور غسل کے لیے عموماً کافی ہو سکتی ہے، البتہ اگر کسی شخص کو مسنون وضو یا غسل کے لیے اس مقدار سے کم پانی کافی ہو جائے یا اس سے زیادہ پانی درکار ہو تو اس مطلوبہ مقدار میں پانی کا استعمال بالکل درست ہے، اس سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ وضو اور غسل میں تین بار اعضا دھونے کی سنت کے لیے جس قدر بھی پانی کافی ہو جائے تو اس قدر پانی کا استعمال بالکل جائز بلکہ شریعت میں مطلوب ہے۔

اس میں ان حضرات کے لیے بڑی تشبیہ ہے جو وضو اور غسل میں پانی ضائع کرتے رہتے ہیں۔

(صحیح مسلم حدیث: 763، 756، 753، 752، 764، رد المحتار، البحر، محمودیہ، فتاویٰ دارالعلوم دیوبند)

في «صحیح مسلم»:

٧٥٦: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عِرَاقٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ - وَكَانَتْ تَحْتَ الْمُنْدِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ - أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ هِيَ وَالتَّيْبِيُّ ﷺ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ يَسَعُ ثَلَاثَةَ أَمْدَادٍ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ.

٧٦٣: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ ابْنِ جَبْرِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ، وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ إِلَى خَمْسَةِ أَمْدَادٍ.

٧٦٢: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي، ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ - يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ - قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْتَسِلُ بِخَمْسِ مَكَائِكَ وَيَتَوَضَّأُ بِمَكُوكٍ. وَقَالَ

ابْنُ الْمُثَنَّى: بِخَمْسِ مَكَايٍ.

٧٦٤ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجُحَدَرِيُّ وَعَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ بَشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ - قَالَ أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ - حَدَّثَنَا أَبُو رِيحَانَةَ عَنْ سَفِينَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُغَسِّلُهُ الصَّاعُ مِنَ الْمَاءِ مِنَ الْجَنَابَةِ وَيُوضِّئُهُ الْمُدَّ.  
وفي «الأوسط لابن المنذر»:

جاء الحديث عن رسول الله ﷺ أنه كان يغسله الصاع من الماء ويؤضيه المد، ح حدثنا يحيى بن محمد ثنا مسدد ثنا بشر بن المفضل ثنا أبو ريحانه ثنا سفينه مولي أم سلمه قال كان رسول الله ﷺ يغسله الصاع من الماء ويؤضيه المد، وقد روينا في هذا الباب أخبارا سوى هذا الخبر وقد ذكرتها في كتاب السنن وفي الكتاب الذي اختصرت منه هذا الكتاب ذكر إباحة الوضوء والاعتسال بأقل من المد من الماء والصاع وأكثر من ذلك ح حدثنا ابراهيم بن عبد الله أنا يزيد بن هارون أنا حميد عن أنس قال: حضرت الصلاة فقام من كان قريب الدار من المسجد إلى اهله فتوضا وبقي قوم فأتى النبي ﷺ بمخضب من حجاره فيه ماء فوضع كفه فيه فصغر أن يبسط كفه فيه فضم أصابعه فوضعها في المخضب فتوضا القوم جميعا كلهم قال قلنا كم كانوا قال ثمانين رجلا قال أبو بكر في هذا الحديث وفي اغتسال النبي ﷺ وعائشه من أناء واحد وفي قول ابن عمر كان الرجال والنساء في زمان رسول الله ﷺ يتوضؤون في الإناء الواحد دليل على إباحة الوضوء والاعتسال بأقل من الصاع والمد لأن الأمر إذا كان هكذا فأخذهم الماء يختلف وإذا اختلف أخذهم الماء دل على أن لا حد فيما يطهر المتوضئ والمغتسل من الماء الا الاتيان على ما يجب الغسل والمسح وقد يختلف أخذ الناس للماء وقد أجمع اهل العلم بعلی أن المد من الماء في الوضوء والصاع في الاغتسال غير لازم للناس وكان الشافعي يقول وقد يرفق بالماء القليل فيكفي ويحرق بالكثير فلا يكفي وصدق الشافعي هذا النص قال موجود من أفعال الناس الاقتصاد في الوضوء وترك التعدي فيه...

وفي «رد المحتار»:

مطلب في تحرير الصاع والمد والرطل:

قوله (وهو ثمانية أرطال) أي بالبغدادي وهي صاع عراقي وهو أربعة أمداد كل مد

## تنشيط الأذهان في توضيح الأوزان شرعي اوزان عصر حاضر کی روشنی میں

رطلان وبه أخذ أبو حنيفة. والصاع الحجازي: خمسة أرطال وثلث وبه أخذ الصحابان والأئمة الثلاثة، فالمد حينئذ رطل وثلث، والرطل مائة وثلثون درهما، وقيل: مائة وثمانية وعشرون درهما وأربعة أسباع درهم. وتمامه في الحلية. قلت: والصاع العراقي نحو نصف مد دمشقي، فإذا توضأ واغتسل به فقد حصل السنة. قوله (وقيل المقصود الخ) الأصوب حذف قيل لما في الحلية أنه نقل غير واحد إجماع المسلمين على أن ما يجزئ في الوضوء والغسل غير مقدر بمقدار. وما في ظاهر الرواية من أن أدنى ما يكفي في الغسل صاع وفي الوضوء مد؛ للحديث المتفق عليه كان ﷺ يتوضأ بالمد ويغتسل بالصاع إلى خمسة أمداد: ليس بتقدير لازم بل هو بيان أدنى القدر المسنون اه. قال في البحر: حتى إن من أسبغ بدون ذلك أجزاءه، وإن لم يكفه زاد عليه؛ لأن طباع الناس وأحوالهم مختلفة كذا في البدائع اه، وبه جزم في الإمداد وغيره.

## تفصیلی عبارات

### مہر کی کم از کم مقدار:

1: في «مصنف ابن أبي شيبة»:

١٦٦٣١: حَدَّثَنَا شَرِيكَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ دَاوُدَ الزَّعْفَرِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ: لَا مَهْرَ بِأَقَلِّ مِنْ عَشْرَةِ دَرَاهِمٍ.

2: وفي «سنن دارقطني»:

٣٦٤٥: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ السُّكَيْنِ الْبَلَدِيُّ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ الْحَكَمِ الرَّسَعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا مُبَشَّرُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةٍ عَنْ عَطَاءٍ وَعَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُنكِحُوا النِّسَاءَ إِلَّا الْأَكْفَاءَ وَلَا يَزَوَّجُهُنَّ إِلَّا الْأَوْلِيَاءُ وَلَا مَهْرَ دُونَ عَشْرَةِ دَرَاهِمٍ».

٣٦٤٦: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ الْمَطْبَقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ جَحْدَرٌ حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ عَنْ مُبَشَّرِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ وَعَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا صَدَاقَ دُونَ عَشْرَةِ دَرَاهِمٍ».

٣٦٤٧: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِشْكَابٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ الْأُوْدِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ: لَا يَكُونُ مَهْرًا أَقْلٌ مِنْ عَشْرَةِ دَرَاهِمٍ.

٣٦٤٨: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْعَنْبَسِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَا صَدَاقَ أَقْلٌ مِنْ عَشْرَةِ دَرَاهِمٍ.

3: وفي «عمدة القاري»:

قلت: قال أصحابنا: أقل المهر عشرة دراهم سواء كانت مضروبة أو غيرها حتى يجوز وزن عشرة تبرا وإن كانت قيمته أقل بخلاف السرقة لما روي الدارقطني من حديث جابر بن عبد الله قال قال رسول الله ﷺ: «لا تنكحوا النساء إلا للأكفاء ولا يزوجهن إلا الأولياء ولا مهر دون عشرة دراهم». فإن قلت: فيه مبشر بن عبيد متروك الحديث أحاديثه لا يتابع عليها قاله الدارقطني وقال البيهقي في المعرفة عن أحمد بن حنبل أنه قال: أحاديث بشر بن عبيد موضوعة كذب. قلت: رواه البيهقي من طرق والضعيف إذا روي من طريق يصير حسنا فيحتج به ذكره النووي في شرح المهذب وعن علي رضي الله تعالى عنه أنه قال: أقل ما يستحيل به المرأة عشرة دراهم. ذكره البيهقي.

4: وفي «فيض الباري شرح صحيح البخاري» للإمام الكشميري رحمه الله:

وقال أبو حنيفة: لا مهر أقل من عشرة دراهم. إلا أن في إسناده حجاج بن أرطاة، وحسن الترمذِيُّ حديثه في غير واحد من المواضع من كتابه، وإن كان المحدثون لا يعتبرون بتحسينه، أما أنا فأعتمد بتحسينه، وذلك؛ لأنَّ الناس عامَّة ينظرون إلى صورة الإسناد فقط، والترمذِيُّ ينظر إلى حاله في الخارج أيضاً، وهذا الذي ينبغي، والقصر على الإسناد فقط قصور، والطعن فيه أنه كان يشرب النبيذ.

قلت: ولا جرح به عند أهل الكوفة، فإنه حلالٌ عندهم. وقالوا أيضاً: إنه كان مُتَكَبِّراً، قلت: دعوها، فإنها كلمة مُتَنَبِّهة، واتركوا سائر الناس..... وقالوا: إنه كان يترك الجماعة؛ قلت: نعم هذا الجرح شديد، إلا أنه نُقل عن مالك أنه لم يأت المسجد النبويَّ إلى ثلاثين سنة، فسئل عنه فأجاب: أن كلَّ أحدٍ لا يقدر على إظهار عُذْرِهِ، فحسنة العلماء على

## تنشيط الأذهان فستوضيحا الأوزان شرعى اوزان عصر حاضر كى روشنى ميں

جوابه، كما في «التذكرة»؛ قلت: نعم، وذلك لأنه كان إماماً عظيماً أتاه الله علماً وحكمة، وقبولاً، فنكسوا رءوسهم. أما الحجاج فكان رجلاً من الرجال، فتكأوا عليه كالتكأكو على ذي جنة. ثم الشيخ ابن الهمام أتى بجديث في تقدير المهر في باب الكفاءة، وهذا من زياداته على الزيلعي، وقد زاد عليه في موضع آخر، وإلا فجميع كتابه مأخوذة من الزيلعي، ولم يأت عليه بشيء جديد، ونقل الشيخ تصحيحه عن الحافظ برهان الدين الحلبي، إلا أنه لم يكن عنده إسناده، ثم ذكر الشيخ ابن الهمام أن بعضاً من أصحابه جاء بسنده من عند الحافظ ابن حجر، والحديث بذلك السند ليس أقل من الحسن. قلت: وأكبر ظني أن هذا البعض الذي جاء بسنده، - هو تلميذه ابن أمير الحاج - وهو نصاب القطع، في باب السرقة عندنا. وله حديث قوي عند النسائي، والرأي فيه عندي أن المهر، وكذا نصار السرقة كانا قليلين في أول الإسلام، لعسر حال المسلمين، فلما وسع الله تعالى عليهم زيد في المهر ونصاب السرقة أيضاً، حتى استقر الأمر على عشرة دراهم فيهما، فلا نسخ عندي. وحينئذٍ جاز أن يكون نحو خاتم حديد تمام المهر في زمن، ولك أن تحمله على المعجل أيضاً. فالصور كلها معمولة بها عندي، وإن انتهى الأمر إلى العشرة.

5: وفي «فتح القدير»:

ولنا قوله ﷺ من حديث جابر رضي الله عنه: «ألا لا يزوج النساء إلا الأولياء، ولا يزوجن إلا من الأكفاء، ولا مهر أقل من عشرة دراهم» رواه الدارقطني والبيهقي وتقدم الكلام عليه في الكفاءة فوجب الجمع فيحمل كل ما أفاد ظاهره كونه أقل من عشرة دراهم على أنه المعجل.

6: وفي «البحر الرائق»:

قوله: (وَأَقْلُهُ عَشْرَةُ دَرَاهِمٍ) أَي أَقْلُ الْمَهْرِ شَرْعًا لِلْحَدِيثِ: «لَا مَهْرَ أَقْلَ مِنْ عَشْرَةِ دَرَاهِمٍ» وهو وإن كان ضعيفاً فَقَدْ تَعَدَّدَتْ طُرُقُهُ، وَالْمَنْقُولُ فِي الْأُصُولِ أَنَّ الضَّعِيفَ إِذَا تَعَدَّدَتْ طُرُقُهُ فَإِنَّهُ يَصِيرُ حَسَنًا إِذَا كَانَ ضَعْفُهُ بَعْضُ الضَّعْفِ وَوَجُوبًا إِظْهَارًا لِشَرَفِ الْمَحَلِّ فَيُقَدَّرُ بِمَالِهِ خَطَرٌ وَهُوَ الْعَشْرَةُ اسْتِدْلَالًا بِنِصَابِ السَّرِقَةِ.

7: وفي «الدر المختار»:

(أقله عشرة دراهم) لحديث البيهقي وغيره لا مهر أقل من عشرة دراهم ورواية الأفل تحمل على المعجل (فضة وزن سبعة) مثاقيل كما في الزكاة (مضروبة كانت أو لا) ولو دينا أو عرضا قيمته عشرة وقت العقد أما في ضمانها بطلاق قبل الوطاء فيوم القبض (وتجب) العشرة إن سماها أو دونها.

8: وفي الهدية:

أقل المهر عشرة دراهم مضروبة أو غير مضروبة حتى يجوز وزن عشرة تبرًا، وإن كانت قيمته أقل، كذا في التبيين وغير الدراهم يقوم مقامها باعتبار القيمة وقت العقد في ظاهر الرواية حتى لو تزوجها على ثوب أو مكيل أو مؤزون وقيمتها يوم العقد عشرة فصارت يوم القبض أقل ليس لها الرد وفي العكس لها ما نقص، كذا في التهر الفائق.

مہر فاطمی:

صحیح مسلم:

۳۵۵۵ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ - وَاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ كَمْ كَانَ صَدَاقُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَتْ: كَانَ صَدَاقُهُ لِأَزْوَاجِهِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَنَشًا. قَالَتْ أَتَدْرِي مَا النَّشُ قَالَ قُلْتُ لَا. قَالَتْ نِصْفُ أُوقِيَّةٍ. فَتِلْكَ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ فَهَذَا صَدَاقُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِأَزْوَاجِهِ.

مصنف عبد الرزاق:

۱۰۴۰۷ - عبد الرزاق عن بن عيينة عن يحيى بن سعيد عن محمد بن إبراهيم قال أصدق النبي ﷺ كل امرأة من نسائه اثنتي عشرة أوقية ونشا والنش نصف أوقية فذلك خمس مائة درهم.

سنن أبي داود:

۲۱۰۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ

تنشيط الأذهان في توضيح الأوزان شرعي اوزان عصر حاضر کی روشنی میں

الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - عَنْ صَدَاقِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: ثِنْتَا عَشْرَةَ أَوْقِيَّةً وَنَشُّ. فَقُلْتُ: وَمَا نَشُّ؟ قَالَتْ: نِصْفُ أَوْقِيَّةٍ.

سنن الترمذي:

١١١٤ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي الْعَجْفَاءِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: أَلَا لَا تُعَالُوا صَدَقَةَ النِّسَاءِ، فَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرَمَةً فِي الدُّنْيَا، أَوْ تَقْوَى عِنْدَ اللَّهِ لَكَانَ أَوْلَاكُمْ بِهَا نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ، «مَا عَلِمْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَكَحَ شَيْئًا مِنْ نِسَائِهِ وَلَا أَنْكَحَ شَيْئًا مِنْ بَنَاتِهِ عَلَى أَكْثَرِ مِنْ ثِنْتِي عَشْرَةَ أَوْقِيَّةً»: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو الْعَجْفَاءِ السُّلَمِيُّ: اسْمُهُ هَرْمٌ، وَالْأَوْقِيَّةُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ: أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا وَثِنْتَا عَشْرَةَ أَوْقِيَّةً أَرْبَعُ مِائَةٍ وَثَمَانُونَ دِرْهَمًا.

مصنف ابن ابی شیبہ:

١٦٦٣٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ صَدَاقُ بَنَاتِ النَّبِيِّ ﷺ وَصَدَاقُ نِسَائِهِ خَمْسَ مِئَةِ دِرْهَمٍ.

١٦٦٣٥ - حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ: السُّنَّةُ فِي النِّكَاحِ اثْنَا عَشَرَ أَوْقِيَّةً وَنِصْفَ ذَلِكَ خَمْسَ مِئَةِ دِرْهَمٍ.

مرقاة:

٣٢٠٤ - «عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: أَلَا لَا تُعَالُوا صَدَقَةَ النِّسَاءِ فَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرَمَةً فِي الدُّنْيَا وَتَقْوَى عِنْدَ اللَّهِ لَكَانَ أَوْلَاكُمْ بِهَا نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ، مَا عَلِمْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَكَحَ شَيْئًا مِنْ نِسَائِهِ وَلَا أَنْكَحَ شَيْئًا مِنْ بَنَاتِهِ عَلَى أَكْثَرِ مِنْ ثِنْتِي عَشْرَةَ أَوْقِيَّةً». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهَ، وَالدَّارِمِيُّ.

(مَا عَلِمْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَكَحَ شَيْئًا) أَي: تَزَوَّجَ أَحَدًا (مِنْ نِسَائِهِ وَلَا أَنْكَحَ) أَي: زَوَّجَ (شَيْئًا مِنْ بَنَاتِهِ عَلَى أَكْثَرِ) أَي: مُقَدَّرًا أَكْثَرَ (مِنْ ثِنْتِي عَشْرَةَ أَوْقِيَّةً) وَهِيَ أَرْبَعُمِائَةٌ وَثَمَانُونَ دِرْهَمًا وَأَمَّا مَا رُوِيَ مِنَ الْحَدِيثِ الْآتِي أَنَّ صَدَاقَ أُمَّ حَبِيبَةَ كَانَ أَرْبَعَةَ آلَافٍ دِرْهَمٍ فَإِنَّهُ مُسْتَنْتَفَى مِنْ قَوْلِ عُمَرَ لِأَنَّهُ أَصْدَقَهَا النَّجَاشِيُّ فِي الْحَبَشَةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعَةَ آلَافٍ دِرْهَمٍ مِنْ غَيْرِ تَعْيِينِ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَمَا رَوَتْهُ عَائِشَةُ فِيمَا سَبَقَ مِنْ ثِنْتِي

تنشيط الأذهان في توضيح الأوزان شرعي اوزان عصر حاضر کی روشنی میں

عَشْرَةٌ وَكُنَّا فَاتِهِ لَمْ يَتَجَاوَزْ عَدَدَ الْأَوَاقِي الَّتِي ذَكَرَهَا عُمَرُ وَلَعَلَّهُ أَرَادَ عَدَدَ الْأَوْقِيَّةِ وَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَى الْكُسُورِ مَعَ إِنَّهُ نَفَى الزِّيَادَةَ فِي عِلْمِهِ وَلَعَلَّهُ لَمْ يَبْلُغْهُ صَدَاقُ أُمَّ حَبِيبَةَ وَلَا الزِّيَادَةُ الَّتِي رَوَتْهَا عَائِشَةُ. (بَابُ الصَّدَاقِ)

**کر، ملک اور قفیز:**

وفي «رد المحتار»:

مطلب في تعريف الكر:

قوله: (أو بكر بر) الكر كيل معروف وهو ستون قفيزاً، والقفيز ثمانية مكايك، والمكوك صاع ونصف. مصباح

**قيراط اور مثقال:**

في البحر الرائق:

قَوْلُهُ (وَفِي الدَّرَاهِمِ وَزُنْ سَبْعَةٌ وَهُوَ أَنْ تَكُونَ العَشْرَةُ مِنْهَا وَزُنْ سَبْعَةَ مَثَاقِيلَ) وَالمِثْقَالُ وَهُوَ الدِّينَارُ عِشْرُونَ قِيرَاطًا، وَالدَّرْهَمُ أَرْبَعَةُ عَشَرَ قِيرَاطًا، وَالقِيرَاطُ خَمْسُ شُعَيْرَاتٍ، أَيِ الْمُعْتَبَرِ فِي الدَّرَاهِمِ إِلَى آخِرِهِ، وَالْأَصْلُ فِيهِ أَنَّ الدَّرَاهِمَ كَانَتْ مُخْتَلِفَةً فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَفِي زَمَنِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَلَى ثَلَاثِ مَرَاتِبَ فَبَعْضُهَا كَانَ عِشْرِينَ قِيرَاطًا مِثْلَ الدِّينَارِ وَبَعْضُهَا كَانَ اثْنَيْ عَشَرَ قِيرَاطًا ثَلَاثَةَ أَخْمَاسِ الدِّينَارِ وَبَعْضُهَا عَشْرَةَ قِيرَاطًا نِصْفَ الدِّينَارِ. فَالْأَوَّلُ وَزُنْ عَشْرَةَ مِنَ الدَّنَانِيرِ وَالثَّانِي وَزُنْ سِتَّةَ أَيِّ كُلِّ عَشْرَةَ مِنْهُ وَزُنْ سِتَّةَ مِنَ الدَّنَانِيرِ وَالثَّالِثُ وَزُنْ خَمْسَةَ أَيِّ كُلِّ عَشْرَةَ مِنْهُ وَزُنْ خَمْسَةَ مِنَ الدَّنَانِيرِ فَوَقَعَ التَّنَازُعُ بَيْنَ النَّاسِ فِي الإِيْفَاءِ وَالِاسْتِيْفَاءِ فَأَخَذَ عُمَرُ مِنْ كُلِّ نَوْعٍ دِرْهَمًا فَخَلَطَهُ فَجَعَلَهُ ثَلَاثَةَ دَرَاهِمَ مُتَسَاوِيَةٍ فَخَرَجَ كُلُّ دِرْهَمٍ أَرْبَعَةَ عَشَرَ قِيرَاطًا فَبَقِيَ الْعَمَلُ عَلَيْهِ إِلَى يَوْمِنَا هَذَا فِي كُلِّ شَيْءٍ فِي الزَّكَاةِ وَنِصَابِ السَّرِقَةِ وَالمَهْرِ وَتَقْدِيرِ الدِّيَاتِ، وَذَكَرَ فِي الْمُعْرَبِ أَنَّ هَذَا الْجَمْعَ وَالضَّرْبَ كَانَ فِي عَهْدِ بَنِي أُمَيَّةَ. (بَابُ زَكَاةِ المَالِ)

**صاع، رطل اور مد:**

في رد المحتار:

قوله (وهو ثمانية أرطال) أي بالبغدادي وهي صاع عراقي وهو أربعة أمداد كل مد

رطلان وبه أخذ أبو حنيفة. (مطلب في تحرير الصاع والمد والرطل)

### اوقية اور نش:

في سنن أبي داود:

١٦٣٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الرَّجَالِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ سَأَلَ وَلَهُ قِيَمَةٌ أَوْ قِيَمَةٌ فَقَدْ أَحْلَفَ». فَقُلْتُ نَاقَتِي الْيَاقُوتَةُ هِيَ خَيْرٌ مِنْ أَوْقِيَّةٍ. قَالَ هَشَامٌ خَيْرٌ مِنْ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا فَرَجَعْتُ فَلَمْ أَسْأَلْهُ شَيْئًا زَادَ هَشَامٌ فِي حَدِيثِهِ وَكَانَتْ الْأَوْقِيَّةُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا.

٢١٠٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الثَّقَلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ -رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا- عَنْ صَدَاقِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: ثِنْتَا عَشْرَةَ أَوْقِيَّةً وَنَشًّا. فَقُلْتُ: وَمَا نَشٌّ؟ قَالَتْ: نِصْفُ أَوْقِيَّةٍ.

في صحيح مسلم:

٣٥٥٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَسَامَةَ بْنِ الْهَادِ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ -وَاللَّفْظُ لَهُ- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ كَمْ كَانَ صَدَاقُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ كَانَ صَدَاقُهُ لِأَزْوَاجِهِ ثِنْتِي عَشْرَةَ أَوْقِيَّةً وَنَشًّا. قَالَتْ أَتَدْرِي مَا النَّشُّ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا. قَالَتْ: نِصْفُ أَوْقِيَّةٍ. فَتِلْكَ خَمْسِمِائَةِ دِرْهَمٍ فَهَذَا صَدَاقُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِأَزْوَاجِهِ.

في سنن الترمذي:

١١١٤ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي الْعَجْفَاءِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: أَلَا لَا تُعَالُوا صَدَقَةَ النِّسَاءِ، فَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا، أَوْ تَقْوَى عِنْدَ اللَّهِ لَكَانَ أَوْلَاكُمْ بِهَا نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ، «مَا عَلِمْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَكَحَ شَيْئًا مِنْ نِسَائِهِ وَلَا أَنْكَحَ شَيْئًا مِنْ بَنَاتِهِ عَلَى أَكْثَرِ مِنْ ثِنْتِي عَشْرَةَ أَوْقِيَّةً»: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو الْعَجْفَاءِ السُّلَمِيُّ: اسْمُهُ هَرَمٌ، وَالْأَوْقِيَّةُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ: أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا وَثِنْتَا عَشْرَةَ أَوْقِيَّةً أَرْبَعُ مِائَةٍ وَثَمَانُونَ دِرْهَمًا.

